Epistemology: Vol.7, Issue 8 Dec 2020

OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
www.epistemology.pk

عالمی یوتھ پالیسی کے بنیادی نکات کا اسلامی احکامات کی روشنی میں جائزہ

UNDERSTANDING AND ANALYTICAL STUDY OF KEY POINTS OF GLOBAL YOUTH POLICY IN ISLAMIC WISDOM

Zulabia Iqbal
Scholar, Dept. of Islamic Studies, Lahore College for Women Universit, Lahore.

Dr. Mohsina Munir
Dept. of Islamic Studies, Lahore College for Women Universit, Lahore.

Abstract: United nations youth development Policies are a unique and important issue of current time. It directly depends upon the youth of any country. The future development and growth and success of society is mainly depends upon the quality and analytical abilities of youth. Therefore, development of awareness among youth regarding their values is extremely significant and sensitive as well. Islam gives high emphasize on development and growth of Youth. Islam Consider of youth as a golden time period of an individual life. Islam gives complete information and guidance to youngsters of society about how they can spend this golden era of their life. Islam Provides details for primary and secondary activities of youngsters in details. By keeping in view the growth and condition of the youngsters various international bodies have made several youth development programs. Such programs directly improves the educations, expertise, vision and skills of youngsters .For this purpose youth development conferences are arranged. The main agenda of such conferences is to explain the youngsters about how they can improve their health, education , political and employment involvement in the society in which they are living. By analyzing the role of

CC BY

youth development policies under Islamic teaching helps to identify which are those fields about which youngsters must grab quality information or knowledge.By name of Modernism western countries teaching harmful concepts to youngsters who adversely affect the youth of Muslim countries as well as non-Muslim countries. This research will help to identify the importance of youth development policies in Pakistan. Such youth development and empowerment policies will directly help to build a more secure healthy and developed society..

Keywords: Youth, Development, policy, Golden era, Islam, Conferences, Empowerment, Youngsters, Muslim, Modernism

تعارف موضوع:

نوجوان نسل معاشرے میں ہر دور میں آہنی دیوار کیحیثیت رکھتی ہے۔نوجوان طبقہ معاشرے میں نیک خصلت اور صالح اطوار کا متحمل ہو تو معاشرہ امن و خوشحالی کے ساتھ ساتھ ترقی کی منازل طے کرتا ہے۔لیکن اگر یہی نوجوان نسل بد خصلتوں کی دلدادہ ہو تو معاشرہ تباہی و بربادی کے دھانے پر چلا جاتا ہے۔نوجوان نسل اگر اخلاق و عادات کی صفات کی پاسداری کرنے والا ہو تو آنے والی نسلوں کے لیے مثال عظیم بنتا ہے جیسے اسلام کے نوجوانان خلفاء راشدین کی مثالیں واضح ہیں کہ ایمان و حیا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسا باحیا کوئی نہ تھا۔مسند احمد بن حنبل میں ایک حسن درجہ حدیث سے نوجوان نسل کو انکے کردار اور فرض کی جانب تعلیم ملتی ہے کہ "اللہ رب العزت اس نوجوان کو پسند فرماتا ہے جس میں کم عمری کی نادانی نہ ہو۔"[1]

اس مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی واضح ہے کہ اسلام میں لاپرواہی اور نادانی ناپسندیدہ ہے۔اسلام ایک ذمہ دار نوجوان کی نشو نما کا قائل ہے۔نوجوان نسل ہر دور میں ملت اسلامیہ کو طاقت فراہم کرتی آئی ہے مگر وہ نوجوان نسل آج کی نوجوان نسل سے مختلف تھی اُن نوجوانوں کے لیے مختص ترقیاتی اھداف اور اعلامیے مختلف تھے۔وہ، وہ نوجوان تھے جن کی ترقی کا اعلامیہ حیا تھا، کہ انکی آنکھیں حیاء سے جھکی رہتی تھیں، ان کی ترقی کی منازل میں باطل سے دوری کی کوشش تھی۔وہ نوجوان نسل ایمان و اخلاق کی صفات سے متصف تھی۔نوجوانوں کی ترقی کا دور عہد نبویؐ میں بے نظیر مثال ہے۔جب حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان، حضرت علی جیسے عظیم نوجوانوں نے اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ترقی اور خوشحالی کا دور دورہ کیا۔اسلامی سلطنت کو عظیم الشان ریاست اسلامیہ بنایا اور نوجوان نسل کی عملی طور پر معاشرتی شمولیت

کی لاجواب مثالیں قائم کیں۔نوجوان نسل کے لیے معاشرے میں صحت افزاء شمولیت کے باب رقم کیے۔ تعلیم و تربیت کی فراہمی سے غربت کے خاتمے تک اور انفرادی زندگی سے اجتماعی مفادات تک اسلامی اصولوں کو عملی طور پر نافذ کیا۔ اللہ تعالی نے انسان کو جو بھی رہنمائی فراہم کی اس میں نوجوانوں کو خاص طور پر پذیرائی بخشی جس کا عملی مظہر یہ رہا کہ وہ اسلام کی نوجوان نسل ہی تھی جنہیں اللہ تعالی نے اخوت و بھائی چارے کی تعلیمات کی پاسداری پر سینکڑوں اور لاکھوں دشمنان پر غالب کر دیا یہ سب مسلمان نوجوانوں کا جذبہ ایمان و جہاد ہی تھا جس نے قتیبہ بن مسلم، طارق بن زیاد جیسے نوجوانوں کو عالم میں فاتح بے مثال بنایا۔ آج دور حاضر میں بھی نوجوان نسل کی ضرورت و اہمیت سے انکار نہیں بلکہ ہر معاشرہ خواہ اس کا تعلق اسلامی معاشرہ سے ہو یا غیر اسلامی معاشرہ سے نوجوانوں کی ترقی و خوشحالی کو ملکی و قومی ترقی کی ضمانت قرار دیتا ہے۔ اسی غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے اقوام متحدہ نے اپنے قیام کے ساتھ ہی نوجوان نسل پر توجہ دی۔ **اقوام متحدہ یعنی** United Nations ایک ایسی عالمی تنظیم ہے جو دنیا میں امن و تحفظ کے قیام کے لیے بنائی گئی۔ دوسری جنگ عظیم کی ہولناکیوں کا جائزہ لیتے ہوئے عالمی قوتوں نے ایک تنظیم بنانے کا فیصلہ کیا جسے اقوام متحدہ یعنی United Nations کا نام دیا گیا۔ دنیا کے 193 ممالک اقوام متحدہ کی رکنیت اختیار کر چکے ہیں۔ اس کے موجودہ جنرل سیکٹری "انٹینو گٹریس" ہیں۔ 26 جون 1945 کا اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا چارٹر پیش کیا گیا تھا۔ جسے "UN Charter of Human Rights" کہا جاتا ہے۔[2]

یہ امر مسلم ہے کہ نوجوان نسل کسی بھی قوم کا قیمتی اثاثہ ہیں آج کی نوجوان نسل مستقبل کے معمار ہیں۔ اقوام متحدہ نے اپنے قیام کے ساتھ ہی نوجوانوں کے معاملات کو اپنے مباحث کا موضوع بنایا۔ لیکن اگر نوجوانوں کے حوالے سے اقوام متحدہ کے نظریات پر غور کریں تو **اقوام متحدہ کی پالیسیز میں نوجوان نسل** کو محض ایک مادی ترقی کا ایک ربورٹ ؟ سمجھا گیا ہے جس نے صرف مادی ترقی کے لیے روزگار حاصل کر کے ملکی معیشت بہتر بنانی ہے۔ وہ نوجوان جس نے تعلیم محض مال و دولت کے حصول کے لیے حاصل کرنی ہے، وہ نوجوان جس نے صحت محض بیماری سے بچنے اور خود کو طاقتور رکھنے کے لیے ممکن بنانی ہے تاکہ وہ اپنے ملک کا دفاع کر سکے جسمانی صحت کے ساتھ دولت کما کر اپنی ضروریات کی تشفی کر سکے۔ وہ نوجوان جس نے مسلح تصادمات میں اپنا دفاع یا حملہ آور اس لیے ہونا ہے کہ اپنی طاقت کا لوہا منوا سکے۔ وہ نوجوان کہ جس نے ایچ آئی وی جیسی موذی بیماریوں سے خود کو صرف اس لیے بچانا ہے کہ اس کی جان کو خطرہ لاحق نہ ہو اور اس کے لیے اسے محض احتیاطی تدابیر کی ضرورت ہے نا کہ ان بیماریوں کے اسباب کا خاتمہ

کرنے کی ضرورت ہے۔ **عالمی پالیسیز محض نوجوان نسل** کو دنیاوی ترقی کا ھدف دے رہی ہیں جن کا مکمل تعلق ظاہری ترقی سے ہے جبکہ اسلام نوجوان نسل کو ایک مکمل ضابطہ حیات دیتا ہے۔اسی لیے نوجوان نسل ماضی میں کامیابی اور ترقی کی علمبردار تھی کہ ان کی تعلیمات میں محض دنیاوی مقاصد کارفرمانہ تھے بلکہ ان کا زیادہ تر تعلق روحانیت اور ابدیت سے تھا۔ مسلمان نوجوانوں میں عظیم حکمران اللہ کے احکامات کی پاسداری کرنے والے تھے خلافت کو اللہ کی امانت سمجھ کر استعمال کرنے والے اور روز آخرت احتساب کا خوف رکھنے والے تھے۔ جیسے حضرت عمر فاروق کی بے نظیر مثال موجود ہے۔نبی اکرمؐ ﷺ نے نوجوان نسل کو زندگی کے مختلف امور میں اللہ تعالی کے احکامات کی وضاحت کی ہے ۔لیکن عصر حاضر کی بات کی جائے تو اقوام متحدہ نے 1945ء انسان کو بنیادی حقوق کا ایک چارٹر دیا جس میں آزادی جان ومال کا حق ہر کسی کا بنیادی حق تسلیم کیا گیا،غلامی کو اس کے مطابق ممنوع قرار دیا گیا مگر اسلام روز اول سے انسان کو جو عزت وتکریم دیتا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔اقوام متحدہ نے عالمی سطح پر نوجوانوں کی ترقی کے لیے بہت سی پالیسیز کا آغاز کیا۔ یہ تحقیقی مقالہ ان پالیسیز کے بنیادی نکات کے اسلامی احکامات کے تناظر میں جائزے پر مشتمل ایک تقابلی تحقیق ہے جس میں مستند جدید اور اسلامی مواد سے مدد حاصل کی گئی ہے۔

پالیسی معنی ومفہوم:

پالیسی کی تعریف میں ماہر مفکر Thomas R, Dye لکھتے ہیں کہ

> "Anything A Government chooses to do or not to do"[3]

پالیسی کے حوالے سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ کسی کام کی تکمیل کے لیے طے کیا جانے والا لائحہ عمل پالیسی کہلاتا ہے۔

Cambridge Dictionary کے مطابق پالیسی سے مراد

> "A Set of Idea or plan of what to do in particular situations that has been agreed to officially by a group of people, Government or business organization."[4]

نیز ہم کہ سکتے ہیں کہ پالیسی سے مراد کسی کاروباری ادارے، کسی سیاسی جماعت، ریاست یا غیر سرکاری ادارے کی جانب سے بنائی جانے والی نظریاتی حکمت عملی پالیسی کہلاتی ہے۔ جس پر عمل خوش آئند سمجھا جاتا ہے۔

اقوام متحدہ کی پالیسی کی تشکیل کا طریقہ کار:

اقوام متحدہ کے 6 اعضاء جنزل اسمبلی، سلامتی کونسل ،اقتصادی و معاشرتی کونسل،تولیتی کونسل ،بین الاقوامی عدالت ،سیکریٹریٹ پر مشتمل ہے۔کسی پالیسی کی تشکیل میں اقوام متحدہ کے ممبران ممالک اپنے ماہر نمائندوں کے ذریعے اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کرتے ہیں نوجوانوں کے مسائل پر بات کرتے ہوئے ممبران ممالک کے ماہر قانون، متعلقین (Stakeholders) سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمیں اور نوجوان افراد پر مشتمل وفود کسی بھی زیر غور مسئلے پر بحث اور مشاورت کرتے ہیں۔مشاورت سے کسی حتمی نتیجہ پر پہنچنے کے بعد اولین ترجیحاتی پہلو بیان کیے جاتے ہیں۔ترجیحاتی پہلوؤں کی جانچ کے بعد بجٹ کا تخمینہ لگایا جاتا ہے اور نظریے کو حتمی شکل دینے کے لیے سالانہ اھداف کا تعین کیا جاتا ہے۔اھداف کے تعین کرنے پر اقوام متحدہ کے ذیلی اداروں سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کے تعاون سے پالیسی کو عملی طور پر نافذ کرنے کے عمل کا آغاز کیا جاتا ہے۔پالیسی کی کامیابی یا ناکامی کا جائزہ لینے کے ہر سال اقوام متحدہ کی جنزل اسمبلی میں اجلاس طے پاتے ہیں اور نوجوانوں سے متعلق ترقیاتی اعلامیوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور سابقہ قراردادوں کی یاددہانی کروائی جاتی ہے۔کارکردگی کے جائزہ لینے پر ضروریات کے پیش نظر پالیسی میں ترمیم عمل میں لائی جاسکتی ہے۔[5]

عالمی یوتھ پالیسی:

عالمی سطح پر نوجوانوں کی ترقی کے لیے بنائے جانے والی حکمت عملی کو اقوام متحدہ نے World Program action for Youth کا نام دیا ہے اور اس طرح کے مختلف اجلاس جو تعلیم، صحت، ترقی اور امن کے موضوعات پر تھے میں واضح کیا۔تاکہ عالمی سطح پر تعاون کے ساتھ نوجوانوں کی ترقی عمل میں لائی جاسکے۔اقوام متحدہ کی پالیسیز میں نوجوانوں کے لیے خاص عمر کا تعین کیا گیا ہے۔اقوام متحدہ کے ادارہ سماجی و اقتصادی معاملات کے مطابق نوجوان طبقے کے لیے 15 تا 24 سالہ طبقہ نوجوان طبقہ قرار دیا گیا ہے۔[6] یہ ادارہ یعنی "United nations Department of Economic and Social Affairs" نوجوان نسل پر ترقیاتی اقدامات میں پیش پیش ہے اور عالمی سطح پر نوجوانوں کے معاملات کے مستند معلومات فراہم کرتا ہے۔اس کی 2019 کی شماریات کے مطابق عالمی سطح پر 1.6 بلین آبادی 15 تا 24 سالہ طبقے کی ہے جو عالمی آبادی کا 16 فیصد ہے۔[7] نوجوانوں کی ترقی کے لیے اقوام متحدہ نے عالمی سطح پر نوجوانوں کی ضروریات اور مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے چند نکات کے تحت بحث کی اور انہیں نوجوانوں کے لیے بنائے جانے والی پالیسی میں شامل کیا گیا ہے۔

عالمی یوتھ پالیسی کے نکات:

عالمی یوتھ پالیسی کو نوجوانوں کی ترقی کے لیے ترتیب دیا گیا یوتھ پالیسی کے یہ نکات شامل کرنے کا مقصد نوجوانوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا تھا تاکہ وہ اپنی فلاح اور معاشرتی و ملکی ترقی کو ممکن بنا سکیں۔اقوام متحدہ نے نوجوانوں کی ترقی و فلاح کے لیے مختلف دائرہ کاروں کو موضوع بنایا ہے۔ان دائرہ کاروں میں تعلیم، صحت، روزگار، معاشرتی شمولیت، غربت کے خاتمہ ، مسلح تصادمات میں نوجوانوں کی حفاظت، نوجوان مرد و خواتین میں امتیازات کے خاتمے سے متعلق اقدامات شامل تھے۔اقوام متحدہ نے نوجوانوں کی ترقی و فلاح کے لیے جن پالیسیز کا قیام کیا وہ چند نکات کے تحت درج ذیل ہیں۔

- تعلیم کا فروغ
- معاشرتی ترقی میں نوجوانوں کی شمولیت
- نوجوان خواتین کے لیے ترقیاتی اقدامات
- نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع
- صحت کے ضمن میں سہولیات
- غربت و افلاس کے خاتمے کے لیے اقدامات
- منشیات کی روک تھام کے اقدامات
- مسلح تصادمات میں نوجوانوں کا تحفظ
- ایچ آئی وی، ایڈز سے حفاظتی اقدامات

تعلیم کا فروغ:

اقوام متحدہ نے 1948ء میں انسانی حقوق کے چارٹر میں تعلیم کو بنیادی حقوق میں شامل کیا۔اس حوالے سے اقوام متحدہ کے اعلامیہ برائے انسانی حقوق میں کہا گیا کہ

> Everyone has the right to education. Parents have a prior right to choose the kind of education that shall be given to their children.[8]

اسی کے تسلسل میں اقوام متحدہ نے تعلیمی لحاظ سے اپنے مختلف اجلاس میں سود آور مباحث کیے۔ اقوام متحدہ کی میکسیکو کانفرنس 1975ء میں میکسیکو میں منعقد کی گئی تھی اس کانفرنس میں دونوں جنسوں کے مابین یکساں تعلیم کے فروغ پر زور دیا گیا۔ رسمی و غیر رسمی تعلیم و تربیت کی فراہمی یقینی بنانے کا عہد کیا گیا۔[9]

اس کے علاوہ ایک کانفرنس کا انعقاد کوپن ہیگن میں 1980ء میں کیا گیا اس کانفرنس میں تعلیم کے اعلامیوں پر بحث کرتے ہوئے تمام ممالک کو تعلیم کے فروغ کے لیے بجٹ میں اضافہ کرنے کی تلقین کی گئی تعلیم سے متعلق ملکی سطح پر پالیسیز ترتیب دینے اور تجربہ کار اساتذہ اور رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے اداروں کے قیام پر زور دیا گیا۔[10]

تعلیم کے حوالے سے ایک کانفرنس 2008ء میں جنیوا سویٹزرلینڈ میں منعقد کی گئی۔ 31 مارچ 2009ء کو ایک کانفرنس World Conference on Education on sustainable development جرمنی کے شہر بون میں منعقد کی گئی۔ تعلیم کے فروغ کے لیے تیسری کانفرنس 2009ء میں پیرس میں "The new dynamic of higher education" کے نام سے منعقد کی گئی ان کانفرنسز کا انعقاد اقوام متحدہ کے تعلیمی و سائنسی اور ثقافتی بہبود کے ادارے نے کروایا۔[11]

2015ء میں "Sustainable Development Agenda 2030" میں تعلیم کے فروغ کے لیے پرائمری تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا، ابتدائی تعلیم کی مفت کتب اور ثانوی تعلیم پر زور دینے کے اقدامات کیے گئے اور نوجوانوں کی تعلیمی راہ میں جنسی امتیازات کے خاتمے پر غور کیا گیا۔ ناخواندگی کا تناسب 2030 تک ختم کرنے کے اعلامیے پیش کیے گئے۔ UNESCO کی مستند شماریات کے مطابق اس میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ تاحال بھی 617 ملین نوجوان طبقہ ریاضی اور لٹریچر کے مضامین میں کوئی معلومات نہیں رکھتا۔[12] تعلیم کو کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے لازمی ستون قرار دیا گیا جس وجہ سے 19 ویں صدی کے نصف میں آزاد اور بنیادی تعلیم کا رجحان پیدا ہو چکا تھا لڑکے لڑکیوں کے علیحدہ سکولوں کا رواج عمل میں آ چکا تھا اس حوالے سے شماریات کا جائزہ لیا جائے تو 1950ء میں مجموعی طور پر سکول جانے والے لوگوں کی تعداد 300 ملین تھی جن میں اکثریت ترقی یافتہ ممالک سے تعلق رکھتے تھے اور کچھ عشروں میں یہ تعداد 3 گنا تک بڑھ گئی۔ اگر صرف پرائمری اور ثانوی تعلیم کی شرح دیکھی جائے تو 1970ء تا 1990ء کے دوران صرف

پرائمری تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 1.5 ملین سے بڑھ کر 5.5 ملین اور ثانوی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 150000 سے 650000 تک جا پہنچی۔[13]

2007ء کی رپورٹ کے مطابق مغربی ممالک میں تعلیمی میدان میں نوجوان خواتین کی شرح نوجوان مردوں کے مقابلے میں کم رہی۔ جبکہ بعض مغربی ممالک یعنی مالٹا، فلپائن، بوٹسوانہ یوروگوئے میں خواتین کا تعلیمی تناسب مردوں کے مقابلے میں 3 گنا زیادہ تھا۔[14] تعلیمی اہمیت اور ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے سرکاری و غیر سرکاری تنظیمیں تعلیم کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں مختلف تنظیموں کے توسط سے ہی پرائمری سکول، تعلیم بالغاں کے ادارے اور تکنیکی ادارے قائم کیے جاتے ہیں جن میں ہنر مندی کی تعلیم دے کر نوجوانوں کو باروزگار بنایا جاتا رہا ہے۔ ان اقدامات سے صنفی تعلیم امتیاز میں کمی واقع ہوئی ہے۔ آسٹریا، بلجئیم، ڈنمارک، فن لینڈ، فرانس، اٹلی وغیرہ میں سینکڑوں غیر سرکاری تنظیمیں تعلیم کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں۔[15] اقوام متحدہ کے مستند ادارہ یونیسکو کے مطابق عالمی سطح پر 16 فیصد 12 تا 14 سالہ افراد سکول سے باہر رہے لیکن سکول میں اندراج نہ ہونے والوں کی شرح 2000ء میں 25 فیصد تھی جو 2010ء میں 17 فیصد سامنے آئی اسی طرح 2000ء میں 36 فیصد نوجوانوں میں سے 48 فیصد سکولوں سے باہر تھے جبکہ 2013 میں سکولوں میں اندراج نہ ہونے والوں کی شرح کم ہو کر 37 فیصد سامنے آئی۔ 2018ء میں پرائمری سکول تناسب 84 فیصد تک پہنچ چکا ہے جبکہ ابتدائی ثانوی تعلیم کا تناسب 72 فیصد اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کا تناسب 48 فیصد تک پہنچا۔ جو کہ ملینئیم ڈیولپمنٹ گولز کی تکمیل کے لیے کامیابی کی ایک راہ ہے۔[16] لیکن جب ہم اقوام متحدہ کی تعلیمی اقدامات اور ترجیحاتی پہلوؤں کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اقوام متحدہ کا مقصد ایسی تعلیم کا فروغ ہے جو روزگار کے حصول کا باعث بنے انفرادی غربت کو ختم کر سکے۔ اسی طرح نوجوانوں کی ترقی کے لیے نوجوانوں کی معاشرے میں شمولیت اور کردار بڑھانے کے لیے اقوام متحدہ نے اقدامات کیے۔

معاشرتی ترقی میں نوجوانوں کی شمولیت:

نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی اثاثہ ہیں اسی بات کو تسلیم کرتے ہوئے اقوام متحدہ نے سرکاری طور پر نوجوانوں کی شمولیت کو معاشرتی و معاشی ترقی کا بنیادی ستون قرار دیا اور مختلف امور میں نوجوانوں کی فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی تجاویز پیش کی گئیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی قرارداد 58/131 میں نوجوانوں کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کرنے پر بحث کی

گئی تھی۔اس میں نوجوان مردوں اور عورتوں کو معاشرتی ترقی کے لیے آگے بڑھنے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔اور معاشرتی شمولیت کے لیے حکومتوں کو نوجوانوں کو سازگار اور پرامن ماحول فراہم کرنے کی یاددہانی کرائی گئی۔[17]اسی قرارداد کو مدنظر رکھتے ہوئے اکثر ممالک کی نیشنل یوتھ کونسل اور یوتھ آرگنائزیشن کا آغاز ہوا۔نوجوانوں کی شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے تعلیم ،نوجوان دوست ماحول وغیرہ کی فراہمی نوجوانوں کے تعاون سے یقینی بنانے کا آغاز کیا گیا۔[18]اسی طرح کوپن ہیگن میں 1980ء میں نوجوانوں کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے خواتین کی معاشرتی حالت میں بہتری لانے کے لیے نوجوان مردوں کو دعوت دی گئی کہ وہ نوجوان خواتین کی سیاسی بدحالی کو دور کرنے میں کردار ادا کریں۔[19]اسی طرح اقوام متحدہ نے 1985ء میں نیروبی کے مقام پر کانفرنس منعقد کی جس میں بالخصوص ترقی اور امن کے لیے نوجوان خواتین اور مردوں کی شمولیت پر زور دیا گیا اس کانفرنس میں بیان کیا گیا کہ نوجوان عالمی امن کے لیے تعلیم عام کریں نوجوان نسل کو برداشت کی تعلیم دیں ان میں بھروسے کا جذبہ بیدار کیا جائے اور انسانی تکریم کی سوچ پیدا کا جائے تاکہ صنفی امتیازات اور تفرقات کا خاتمہ کیا جاسکے جو گزرتے وقت کے ساتھ سنگین صورت اختیار کر چکا ہے۔[20]نوجوان طبقہ اپنی ضروریات اور مسائل کا بہترین حل تلاش کرنے میں معاونت کر سکتے ہیں اپنی تعلیم اور ہنر مندی کی صلاحیتوں کو عملی طور پر نافذ کر سکتے ہیں۔کیونکہ نوجوان طبقہ ہی اپنے حقوق کی بہتر نمائندگی کر سکتا ہے نوجوان نسل ہی تحقیق وکھوج کے ذریعے اپنے مسائل معاشرے کے سامنے لاکر ان کے حل تلاش کر سکتے ہیں۔اقوام متحدہ کی ان کاوشوں کے باعث ہی مغربی ممالک میں نوجوانوں کو سیاسی وسماجی معاملات میں فیصلہ سازی اور نمائندگی کے حقوق دیئے گئے ہیں نوجوان نسل کو سیاسی معاملات کے حوالے سے انتخابات میں حصہ لینے اور 18 سال کی عمر میں ووٹ کے ذریعے اپنے نمائندے کا انتخاب کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔نوجوانوں کو جائیداد رکھنے اور اپنی مرضی کے مطابق کاروبار کرنے کے حقوق حاصل ہیں۔اسی طرح اقوام متحدہ نے نوجوانوں کی ترقی کے لیے نوجوان خواتین کے لیے اقدامات کیے اور مغربی تہذیب نے پہلی مرتبہ عورت کے حقوق پر بحث کی۔

نوجوان خواتین کے لیے ترقیاتی اقدامات:

اقوام متحدہ کی پالیسیز میں معاشرے میں خواتین کے کردار کو فعال بنانے کے لیے پالیسیز کا اہتمام کیا گیا۔ماضی میں مغربی تاریخ میں عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی رومن عقائد کی ہی بات کی جائے تو عورت کو عذاب کی ایک صورت کہا جاتا تھا شادی

کے بعد اس کی حیثیت زر خرید غلام سی ہوتی تھی عورت کو کسی عہدے پر فائز ہونے کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔[21] اقوام متحدہ نے 1945 میں انسانی حقوق کی دستاویز میں عورتوں کے حقوق بھی شامل کیے جس میں شادی کا اختیار، نسل، قومیت اور جنسی بناء پر لگائی جانے والی پابندیوں کی نفی کی گئی۔اور باقاعدہ طور پر خواتین کی فلاح کے لیے 1946ء میں ایک کمیشن "commission on the Status of women" بنایا گیا۔[22]

2013ء کی شماریات کے مطابق 16.6 فیصد خواتین کو فیصلہ ساز کمیٹیوں میں شامل کیا گیا جبکہ اس سے قبل 2011 میں 11.8 فیصد خواتین کو فیصلہ سازی میں شامل کیا گیا تھا 2013 میں 77 فیصد کمپنیوں نے خواتین کا اعلیٰ عہدوں پر شمولیت دی۔ لیکن تاحال خواتین کے ساتھ صنفی تضادات موجود ہیں 2018ء کی شماریات کے مطابق دنیا کے 189 ممالک میں 2.7 بلین خواتین مردوں کی طرح ملازمت کے حصول میں بھیر بھاؤ کا سامنا کرتی سامنے آئیں۔ 59 ممالک ایسے ہیں جہاں ملازمت کی جگہوں پر خواتین کو ہراساں کرنے سے روکنے کے لیے کوئی قانون سازی موجود نہیں۔خواتین مردوں کی نسبت زیادہ بے روزگاری کا شکار ہیں۔ 2017ء میں خواتین میں شرح بے روزگاری 6.2 سامنے آئی جبکہ مردوں میں اس کا تناسب 5.5 رہا اور 2018 تا 2021 میں اس حوالے سے کوئی تبدیلی آنے کا امکان نہیں۔[23] لیکن اقوام متحدہ نے عزم کیا ہے کہ خواتین کو پیشہ وارانہ تعلیم و تربیت اور کاروباری اداروں کی جانب سے سہولیات فراہم کی جائیں۔دیہی خواتین کے لیے بھی ہنر مندی مراکز قائم کیے جائیں۔اقوام متحدہ کی خواتین کانفرنسز نے عورتوں کے مسائل کی جانب عالمی توجہ مبذول کروائی اقوام متحدہ کی بیجنگ کانفرنس میں خواتین کی تعلیم، روزگار، صحت کے مسائل کے ساتھ ساتھ جدید علوم تک رسائی پر بھی مباحث کیے گئے۔[24] اقوام متحدہ کی کانفرنس کی وجہ سے خواتین سائنس ٹیکنالوجی میں کام کر رہی ہیں یہاں تک زراعت و کاشت کے لیے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے خواتین بااختیار بن گئی ہیں خواتین کو جدید ٹیکنالوجی کی فراہمی سے ان کی انرجی اور وقت کی بچت ہوتی ہے خواتین کے لیے اقوام متحدہ کی ایسی پالیسیز کے باعث وقت بچاؤ انتظامات ممکن ہوتے ہیں اور معاشرے میں عملی طور پر خواتین کی شمولیت ممکن ہوتی ہے۔ پاؤلا میکڈونلڈ اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ بہت سے ممالک میں کمپنیز کے اعلیٰ عہدوں پر خواتین ڈائریکٹرز کا رجحان سامنے آیا ہے کینیڈا میں 2013ء میں 30 فیصد اضافہ سامنے آیا جسے 2020ء میں مزید 20 فیصد اضافے کی نشانی قرار دیا گیا۔ ساؤتھ افریقہ میں 2003ء میں معاشی غالبیت کی ضمن میں ایکٹ پاس کیا گیا جس میں سیاہ فام خواتین، معذور، نوجوان دیہاتی عوام کو حق معیشیت کی آزادی دی گئی اس ایکٹ کے

بعد بورڈ ممبران میں خواتین کی شرح میں قابل دید اضافہ دیکھنے کو آیا اور خواتین ڈائریکٹرز کی مجموعی تعداد 93.5 فیصد تک پہنچ گئی۔[25]بہت سے ممالک ایسے بھی ہیں جو 100 فیصد تک جنسی امتیازات کے خاتمے میں کامیاب ہوئے ہیں جن میں نارڈک ممالک میں سے سویڈن اول، نیوزی لینڈ چھٹے، برطانیہ آٹھویں فرانس تیرھویں اور امریکہ سترھویں نمبر پر سامنے آیا۔[26]اقوام متحدہ کے زیر اہتمام بیجنگ کانفرنس میں خواتین کی لیڈرشپ کو دہرایا گیا اس وقت ایوان زیریں میں 10 فیصد خواتین شامل تھیں لیکن اس کاوش کی وجہ سے 2009ء میں ان کا تناسب 17 فیصد تک پہنچ گیا اور اب 2019ء میں 29 فیصد اعلیٰ تنظیمی عہدوں پر خواتین اپنے فرائض انجام دے رہیں ہیں۔[27]دیگر حقوق کی بات کی جائے تو اقوام متحدہ نے نوجوانوں کے لیے باعزت اور بہتر روزگار کے لیے اقدامات کیے۔ جو نوجوان نسل کی عزت نفس اور خوشحال زندگی کی ضمانت ہیں۔

نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع:

اقوام متحدہ نے 1945ء میں انسانی حقوق کے دستاویز میں واضح کیا کہ ہر انسان کام کاج اور روزگار کے انتخاب میں آزاد و خود مختار ہے۔ ہر شخص کو مساوی کام کی مساوی اجرت وصولی کا حق حاصل ہے ہر شخص کو اپنے مفادات کے مطابق تجارتی انجمنیں قائم کرنے کا حق حاصل ہے ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق حاصل ہے اپنے کام کے لیے وقت کی تحدید وغیرہ کے حقوق بھی حاصل ہیں۔ نوجوانوں کے باعزت روزگار کو موضوع بناتے ہوئے اقوام متحدہ نے مختلف اجلاس کا انعقاد کیا۔ اقوام متحدہ کی جانب سے ایک کانفرنس انسانی حقوق کے بارے میں ویانا میں جون 1993ء میں قائم کی گئی۔ جس میں نوجوانوں کے لیے باعزت روزگار کی فراہمی، ملازمت کے نئے مواقع کے موضوع بحث کا حصہ بنائے گئے۔[28]لیکن اقوام متحدہ کے اقدامات کے نتائج میں نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح گذشتہ عشروں سے کم سامنے آئی۔ مگر تاحال کم آمدنی والے ممالک میں نوجوانوں کی بے روزگاری کا تناسب خطرناک حد تک موجود ہے۔ عالمی مستند ادارہ شماریات کے مطابق عالمی سطح پر نوجوانوں کی بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے 2012ء میں نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح 12.9 فیصد تھی جبکہ 2019ء میں اس کی شرح 13.2 فیصد ہو گئی۔ 2009ء میں 76.46 ملین نوجوان بے روزگار تھے جبکہ 2014ء میں 73.67 ملین افراد بے روزگار تھے 2014 کے بعد بے روزگاری کی شرح میں کوئی خاطر خواہ کمی سامنے نہیں آئی اور 2019ء میں ایک قلیل کمی کے ساتھ 73.13 بے روزگار افراد کا تخمینہ لگایا گیا۔[29]خوشحال

زندگی کو ملکی ترقی وفلاح کا ضامن قرار دیا جاتا ہے اور خوشحال زندگی بہترین صحت سے ہی ممکن ہے۔ صحت انسان کا بنیادی حق ہے اقوام متحدہ نے اس حوالے سے اپنے مختلف اجلاس میں اقدامات کرنے پر توجہ دلائی۔

صحت کے ضمن میں سہولیات:

انسانی حقوق کے ضمن میں اقوام متحدہ نے میکسیکو کانفرنس 1975ء میں اعلامیہ پیش کیا کہ صحت کو بہتر بنانے کے لیے تربیت یافتہ میڈیکل اور پیرامیڈیکل ورکرز جو مریضوں کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے انداز وطریقہ کار سے مطمئن کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، تقرر کیے جائیں گے۔ نوجوانوں کے تعلیمی اداروں میں غذائیت پر لیکچرز دیئے جائیں گے غذائی چارٹر سے آگاہی کے میڈیا کے ذریعے عوام الناس کو معلومات فراہم کی جائیں گی۔[30] صحت کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اقوام متحدہ نے 1977ء میں صاف پانی کی فراہمی کے حوالے سے عالمی کانفرنس کی جس کا بنیادی مقصد تمام لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی تھا مزید عہد کیا گیا کہ 1980ء کی دہائی کو عالمی صاف پانی کی فراہمی کے لیے وقف کیا جائے گا۔[31]

اقوام متحدہ کی بیجنگ کانفرنس میں پالیسیز بنائی گئی کہ نوجوان خواتین کو اپنی صحت کے دفاع کی آزادی دی جائے گی اسمگلنگ، کاروکاری کی روک تھام کی اقدامات کیے جائیں گے نوجوان خواتین میں تمباکو کی بڑھتے شرح تولیدی کینسر، بانجھ پن، چھاتی کے کینسر جیسے امراض میں اضافہ ہوا ہے۔[32] اقوام متحدہ کے مستند ترین ذیلی ادارے" ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن "کی شماریات کا جائزہ لیا جائے تو 2014ء میں دنیا میں 2.6 ملین سے زائد نوجوان قابل علاج بیماریوں سے موت کے منہ میں گئے۔ 15تا19 سالہ نوجوان لڑکیوں کی شرح اموات میں دوسری بڑی وجہ کم عمری کے حمل اور کم عمری کی شادی سامنے آئی۔[33] اقوام متحدہ کے مستند ادارے"World Health Organization"کے مطابق تقریباً سالانہ 20 فیصد نوجوان ذہنی پیچیدگیوں کا شکار سامنے آتے ہیں۔ مرد وزن میں صحت پر تحقیق کے مطابق خواتین مردوں کی نسبت زیادہ عمر پاتی ہیں۔ 2000ء سے 2016ء کے دوران پیدائش کے وقت صحت مندی میں 5.5 فیصد آضافہ سامنے آیا ۔عام طور پر صحت مند زندگی کا دورانیہ 2000ء میں 58.5 سال تھا جو 2016 میں 63.3 سال سامنے آیا۔ یعنی عمر کا دورانیہ 5.5 سال بڑھا ہے۔[34] اسی طرح صحت کے علاوہ غربت وافلاس کے خاتمے کے لیے اقوام متحدہ نے نوجوانوں کے لیے اہم پالیسیز کا آغاز کیا۔ تاکہ نوجوانوں کو ایک خوشحال معاشرے کی ضمانت دی جاسکے۔ اور نوجوانوں کی ترقی کی راہ

میں رکاوٹوں کا خاتمہ کیا جاسکے۔ ترقی کی راہ میں ایک رکاوٹ غربت وافلاس بھی ہے لہذا اس کی بیخ کنی کے لیے اقوام متحدہ نے اقدامات کیے۔

غربت وافلاس کے خاتمے کے لیے اقدامات:

خوشحال اور آزاد زندگی ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ شدید غربت کیونکہ انفرادی زندگی کے لطف اور بنیادی حقوق ختم کر دیتی ہے اس لیے تمام ان خاندانوں کی امداد لازمی ہے جو کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے اقوام متحدہ کی 1985ء میں نیروبی کے مقام پر طے پانے والی کانفرنس میں یہ بات واضح کی گئی کہ خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کریں تاکہ ان کی زندگی سے غربت کا خاتمہ ہو سکے۔ اقوام متحدہ کی کانفرنس نیروبی میں بیان کیا گیا کہ دیہاتوں میں غربت اور زمین کی قلت کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں اس پر قابو پانے کے لیے حکومتوں کو ملٹی سیکٹورل پروگرامز بنانے چاہیے تاکہ خوراک اور جانوروں کی پیداوار کے ذریعے غربت پر قابو پایا جاسکے۔ خوراک کی محفوظیت کے لیے جدید ٹیکنالوجی متعارف کروانے کے انتظامات کرنے چاہئے۔[35] اقوام متحدہ نے نوجوانوں کے مسائل کے تدارک اپنے عالمی ادارے "International Labor Organization" کے تعاون اقدامات عمل میں لانے کا عہد کیا کہ نوجوانوں کو کم سے کم مالیت پر بھی بنک اکاؤنٹ کھولنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے پیسے کا محفوظ رکھ سکیں۔ لیکن اگر غربت وافلاس کے حوالے سے شماریات کا جائزہ لیا جائے تو 2009ء میں 211 ملین بے روزگار افراد میں سے 81 ملین کا تعلق 15 تا 24 سالہ طبقہ سے تھا۔ یعنی 2009ء میں نوجوانوں میں بے روزگاری 13.0 فیصد تھی جبکہ اس سے دو سال قبل 11.9 فیصد تھی۔ یعنی بے روزگاری میں اضافہ ہوا۔[36] لیکن "International Labor Organization" کے مطابق ہی غربت افلاس پر تاحال قابو پانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکی ہیں 2018 کی شماریات کے مطابق 14 فیصد باروزگار نوجوان بھی انتہائی غربت کی زندگی گزر کرنے پر مجبور ہیں جس کی وجہ معیاری روزگار کی عدم فراہمی ہے۔[37] آج 2019ء میں 100 ملین نوجوان انتہائی غربت میں گزر بسر کر رہے ہیں۔ جس سے 2030 کے ترقیاتی اہداف تک رسائی آسان نہیں۔[38] اقوام متحدہ نے نوجوانوں کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے منشیات کو بھی اپنی مباحث کا حصہ بنایا تاکہ نوجوانوں کا مستقبل محفوظ بنایا جاسکے۔

منشیات کی روک تھام کے اقدامات:

اقوام متحدہ نے کوپن ہیگن کانفرنس جو 1980ء میں منعقد کی گئی میں عہد کیا کہ غیر قانونی منشیات کی نقل و حمل پر مکمل پابندی عائد کی جائے گی کیونکہ منشیات کی پیداوار کے نقصانات نوجوان نسل، بچوں اور خواتین پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں حکومتوں کو اس ضمن میں مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ قلیل نفع کے لیے آنے والی نسل کا مستقبل داؤ پر نا لگائیں۔ تمام ممبران ممالک نشہ آور پودوں کی نجکاری پر پابندی عائد کر کے انسانی زندگی کا تحفظ ممکن بنائیں۔[39] عالمی مستند ادارہ "World Health Organization" کے مطابق منشیات کے نقصان اور استعمال حوالے سے شماریات کا جائزہ لیا جائے تو دنیا میں 2014 کی شماریات کے مطابق 7 فیصد نوجوانوں کی اموات الکوحل کے استعمال سے ہوئیں۔[40] نوجوانوں میں منشیات کے اتعمال کی ایک وجہ معاشرتی و سماجی حالے سے مسائل یا چیلنجز کا سامنا ہے جس کا حل نہ ملنے کی صورت میں نوجوان منشیات کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔[41]

"World Health Organization" کے مطابق 2015ء کی شماریات میں 150 ملین نوجوان افراد تمباکو کا استعمال کرتے سامنے آئے۔[42] اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی معاون اطلاعات کے مطابق 2016ء میں نوجوانوں کی 5 فیصد اموات الکوحل کے استعمال سے واقع ہوئیں۔[43] عالمی ادارہ صحت کے مطابق منشیات کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے 2016ء میں منیشات کے استعمال کی شرح 2009ء کی شرح سے 30 فیصد زیادہ سامنے آئی۔ کوکین کے استعمال کی شرح 2017 میں 2016 کی نسبت 25 فیصد زیادہ سامنے آئی۔[44] لیکن تاحال اقوام متحدہ 2030 کے اھداف کو عملی جامہ پہنانے اور منشیات کی روک تھام کے لیے کوشاں ہے۔ تاکہ نوجوان نسل کو اسکے مہلک اثرات سے بچایا جاسکے۔ اسکے لیے پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کی مدد سے پالیسیز کا عملی نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔

مسلح تصادمات میں نوجوانوں کا تحفظ:

دنیا میں کوئی بھی شخص کسی دوسرے پر دست درازی کرے تو اسے اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح اگر یہ دفاع ملکی سطح پر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس کے اثرات مختلف ہوتے ہیں۔ مسلح تصادمات اور ایمر جنسی کی صورتحال خواتین اور نوجوانوں کی صلاحیتوں پو اثرانداز ہوتے ہیں مسلح تصادمات سے لاپتہ ہونے کے خدشات، معاشرتی اور خاندانی خلل، جنسی ہراساں کرنا جیسے مسائل نوجوانوں میں خوف پیدا کرتے ہیں۔ اس لیے اقوام متحدہ نے جینوا کنونشن میں واضح کیا کہ بین الاقوامی مشاورت اور بین الاقوامی مباحثوں کے ذریعے تصادمات کو ختم کیا جائے گا۔ سویلین کے تحفظ کے لیے جنرل

فریم ورک دیا جائے گا۔اس حوالے سے جینوا کنونشن کے پروٹوکول 1977ء میں سویلین کے تحفظ کے لیے فریم ورک دیا گیا جس کے تحت خواتین، بچوں کے لیے انسانیت پسند اقدامات کیے جائیں۔[45] جنگ اور تصادمات کی وجہ سے خوف وہراس کے باعث نوجوان نسل اپنی صلاحیتوں کو استعمال میں نہیں لاسکتی۔اسی لیے 1993ء میں انسانی حقوق کی کانفرنس جس کا انعقاد ویانا میں کیا گیا تھا میں عہد کیا گیا کہ انسانی حقوق کی یہ کانفرنس انفرادی اور اجتماعی انسانی حقوق کو نقصان پہنچانے والے اور خطرناک مادوں کو ختم کرنے کے لیے کوشاں ہے جو انسانی صحت اور زندگی کے لیے خطرہ ہیں۔کانفرنس میں کہا گیا کہ انسانی حقوق کی کانفرنس میں تشدد کی کاروائیوں کی مذمت کی جاتی ہے اور عالمی برادری پرامن جدوجہد کے ساتھ رنگبھید کے خاتمے کے لیے کوشاں ہے اور اس کے لیے ہر قسم کی دہشت گردی کے خاتمے کو فروغ دیا جائے گا۔[46] اقوام متحدہ نے نوجوانوں کے لیے ان اعلامیوں کا آغاز عالمی جنگی کی ہولناکیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا۔تاکہ آئندہ نسلوں کو ان تباہکاریوں سے محفوظ رکھا جاسکے۔اقوام متحدہ نے مزید معاملات پر غور کرتے ہوئے موذی بیماریوں کے خاتمے کی حکمت عملی دی۔

ایچ آئی وی، ایڈز سے حفاظتی اقدامات:

مہلک اور جان لیوا بیماریوں سے تحفظ کے لیے اقوام متحدہ کے زیراہتمام ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کام کر رہا ہے۔جو وبائی اور غیر وبائی بیماریوں سے تحفظ اور اقدامات میں تعاون کرتا ہے۔ جنسی بیماریوں کے مہلک اثرات سے بچانے کے لیے اقوام متحدہ نے عوام کو مکمل آگاہی کا انتظام کیا۔اس کے لیے ان موذی بیماریوں کے حوالے سے سالانہ سیمینار منعقد کروانے کا انتظام کیا گیا۔اقوام متحدہ کے مستند ادارہ برائے معاشرتی وسماجی بہبود کی 2008ء کی شماریات کے مطابق 33.4 ملین جنسی بیماریوں میں مبتلا افراد میں سے 4.9 ملین تناسب 15 تا 24 سالہ نوجوان طبقے کا تھا۔[47] عالمی ادارہ صحت کے مطابق بعض ممالک میں 60 فیصد نئے ایچ آئی وی کیسیز 15 تا 24 سالہ نوجوان طبقے سے سامنے آئے۔[48]

2013ء میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی سالانہ رپورٹ کے مطابق 1 ملین لوگ روزانہ جنسی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور ہر سال 500 ملین لوگ چار جنسی بیماریوں Syphilis, Gonorrhea , Chlamydia , Thrchmoniasis میں سے کسی نہ کسی ایک کا شکار ضرور ہوتے ہیں۔530 ملین لوگ جنیاتی امراض کا شکار اور 290 ملین خواتین جنسی مرض ہیپلوما وائرس کا شکار ہوتی ہیں۔[49] اقوام متحدہ کے ادارہ جسے بالخصوص ایڈز اور ایچ آئی وی

کے خاتمے کے لیے بنایا گیا کہ مطابق 2019ء میں ہر ہفتہ 15 تا 24 سالہ 6000 خواتین ایچ آئی وی شکار ہوئیں۔2010 کی نسبت 2018 میں نئے مریضوں میں 16 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔اور عوام میں اس بیماری کے علاج کا رجحان بڑھا ہے جون 2019ء میں 24.5 ملین نے "antiretroviral" تھراپی تک رسائی حاصل کی۔[50] لیکن اگر ہم اقوام متحدہ کے ان نکات پر غور کریں تو یہ بات بھی مسلمٌ ہے کہ اسلام اس بارے میں جو احکامات دیتا ہے وہ دائمی اور مثبت نتائج کے متحمل ہیں۔

عالمی یوتھ پالیسی کے بنیادی نکات اور اسلامی احکامات:

عالمی سطح پر نوجوانوں کی ترقی کے لیے جن نکات کو مد نظر رکھا گیا تھا اسلام نے روز اول سے ہی انہیں انسانی فلاح کا ضامن قرار دیا تھا مگر اسلام ان نکات کو جس تناظر میں بیان کرتا ہے وہ محض دنیاوی مفادات نہیں بلکہ انکا اخروی زندگی اور روحانیت سے تعلق ہے اسلام کے احکامات محض برائی کی روک تھام نہیں بلکہ اس کے اسباب کا خاتمہ ہے۔اسلام ترقی کے تناظر میں نوجوان نسل کو ایسی تعلیمات دیتا ہے جو کسی خاص وقت تک اپنا اثر نہیں رکھتیں بلکہ پائیدار اور ہر قسم کے منفی اثرات سے پاک ہیں۔اس حوالے سے اقوام متحدہ کے بیان کردہ نکات کا اسلامی تنظر میں جائزہ درج ذیل ہے۔

تعلیم کا فروغ اور اسلام:

اسلام نے روز اول سے ہی علم کے حصول پر زور دیا۔پہلی وحی میں ہی علم کی طرف زور دیا گیا۔علم کے فروغ کے لیے دین اسلام میں غلاموں کی آزادی کا ایک طریقہ دس مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سیکھانا تھا۔اسلامی نظام تعلیم میں علم کی اصل محض نصابی کتب نہیں اور نہ ہی صرف سائنسی اور ادبی کتب ہیں بلکہ اسلام میں علم سے مراد معرفت الہیٰ بھی ہے اور اللہ کی صفات جاننے کا نام ہے اسلام میں علم سے مراد خشیت الہیٰ بھی ہے انسان کی حیثیت اس دینا میں اللہ کے نائب کی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان اس کی اطاعت نا کرے جس کا وہ نائب ہے۔اسلام ایسی تعلیم کا داعی ہے جس میں کردار کی تصیح ہو۔اس حوالے سے خورشید احمد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ تعلیم کا مقصد یہ نہیں ہونا چاہیے کہ جو نوجوان کے ذہن کی پیاس بجھادے بلکہ اس کے ساتھ ہی اسے اخلاقی کردار اور اجتماعی زندگی کے اوصاف نکھارنے کا احساس بھی ہونا چاہیے۔[51]

اسلام میں تعلیم کی فرضیت کا مقصد در حقیقت شعور کی بیداری ہے۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں علم حاصل کرنا ایک مذہبی فریضہ قرار دیا گیا ہے علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت کا فرض کیا گیا ہے تعلیم کی برتری اور اہمیت کی وضاحت میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ زمر میں ارشاد فرمایا ہے کہ

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ[52]

اور اس طرح علم حاصل کرنے والے کی برتری واضح کر کے علم کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

تعلیم کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کو باقی مخلوقات پر برتری دی۔سورۃ بقرۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا[53]

اس حوالے سے محقق لاہیم اپنے کالم میں لکھتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کا حصول ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اس سے نوجوانوں کے تمام مسائل کا خاتمہ ہو سکتا ہے کیونکہ حقیقی علم مسائل کے تدارک میں معاون ثابت ہوتا ہے اور تعلیم ہی مسلمان نوجوانوں شعور اور اسلامی اصولوں ضوابط کی معرفت پیدا کر سکتی ہے۔[54]

لیکن اقوام متحدہ جس نظام تعلیم اور نصاب تعلیم پر زور دیتا ہے وہ صرف مباحث مناظرے کے لیے نوجوانوں کو تیار کرتا ہے اس کا تعلق اخلاق واقدار سے نہیں۔اسلامی نظام تعلیم کا نصاب تو قرآن وسنت پر مبنی ہے جبکہ مغربی نظام تعلیم میں نصاب مرتب کرنے کے لیے کوئی بنیادی مآخذات نیں ہیں اسلامی نظام تعلیم اخلاقیات کا حکم اور فحش سے دوری کا درس دیتا ہے جبکہ مغربی نظام تعلیم جدیدیت کی آڑ میں فحش معلومات کی آزادانہ رسائی، غیر معیاری معلومات فراہم کرتا ہے۔اس کی عمومی مثال اقوام متحدہ کے کم عمری میں جنسی تعلیم کو عام کرنے کے اعلامیے ہیں تاکہ مستقبل میں نوجوان جنسی ضروریات سے قبل احتیاطی تدابیر اختیار کر سکیں۔2018ء میں اقوام متحدہ کے ادارہ "UNESCO" کے تعاون سے ایک اجلاس "International Technical Guidance on Sexuality education" منعقد کیا گیا۔جس میں سکول جانے والے بچوں اور نا جانے والے بچوں میں جنسی تعلیم عام کرنے کے اعلامیے شامل کیے گئے۔[55] اسی طرح متعدد کانفرنسز میں تعلیم کے اعلامیے میں تعلیم کے فروغ کا مقصد ملازمت کا حصول بیان کیا گیا ہے۔اس ضمن میں ہنر مندی کی تعلیم اور پیشہ وارانہ مہارتوں کے اداروں کی تعلیم پر زور دیا گیا ہے جیسے کہ 2001ء ساؤتھ افریقہ میں منعقد ہونے والی ڈربن کانفرنس میں بھی سابقہ اعلامیوں یعنی ہنر مندی کی تعلیم، سائنس ولٹریری تعلیم پر زور دیا گیا۔[56]

اور کسی بھی کانفرنس میں اخلاقی اقدار یا مذہبی تعلیمات کو شامل نہیں کیا گیا جو انسانیت پسندی اور اجتماعی مفادات کا درس دیں۔اس حوالے سے ڈاکٹر داؤد اپنی تحقیقی آراء دیتے ہیں کہ

> Muslim societies and organizations should give serious attention to the establishment of schools with combination of Islamic teachings and secular education.[57]

اسلامی نظام تعلیم دنیاوی زندگی کے ساتھ اخروی اور ابدی حقائق سے آگاہ کرتا ہے جبکہ اقوام , متحدہ میں جس تعلیم کو بنیاد بنایا گیا ہے اس کا حاصل مادیت پرستی اور زر پرستی ہے۔اسی طرح اگر نوجوانوں کے معاشرے میں فعال کردار کی تو اسلام نے نوجوان نسل کو بہت اہمیت دی ہے۔

معاشرتی ترقی میں نوجوانوں کی شمولیت اور اسلام:

اسلام جوانی کی عمر میں نوجوان کو مختار کرتا ہے کہ وہ اپنے لیے فیصلہ سازی کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ انعام کی آیت 152 میں واضح کیا ہے کہ

وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ[58]

یعنی اس مندرجہ بالا آیت مبارکہ کی روسے جوانی کا دور وہ دور ہے جب ایک فرد اپنی ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے اور معاشرے میں ایک ذمہ دار شہری کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ای طرح اسلام دور جوانی میں ہی معاشرے میں نوجوانوں کی ایک جماعت کو ہدایت اور نیک امور پر مائل کرنے کی ذمہ داری دیتا ہے۔جو معاشرے میں اپنی شمولیت سے برائیوں کا خاتمہ کریں اور نیکی و بھلائی کی طرف راغب کریں۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[59]

مندرجہ بالا حکم میں نیکی کی طرف بلانے اور برائی سے منع کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے تاکہ برائی اور ظلم کا خاتمہ ہو اور امن و سکون کا دور دورہ ہو۔دین اسلام تفرقہ بازی کی ممانعت کی گئی ہے اور مسلمانوں کو ایک گٹھ جوڑ سے رہنے کا حکم دیا گیا ہے سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور تفرقہ بازی سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔[60]

علم کو عام کرنا فرض کفایہ قرار دیا گیا ہے

اسی طرح سورۃ انفال کی آیت 46 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ[61]

کہ آپسی جھگڑے اور فساد سے مسلمانوں کی وحدت میں کمزوری آجاتی ہے اسلام نے تفرقات کو ختم کر کے آپنی اخوت و محبت اور امن کو ہی معاشرے کی فلاح کی ضمانت قرار دیا ہے۔ معاشرے میں شمولیت کے ساتھ ساتھ اسلام نوجوان نسل کو تحقیق کا حکم دیتا ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق کائنات میں غور وفکر اور تدبر کا حکم دیا گیا ہے۔ کسی خبر پر کوئی قدم اٹھانے سے قبل تحقیق کا حکم دیا گیا ہے۔[62]

یہ تمام احکامات اور تعلیمات نوجوان نسل کی معاشرے میں شمولیت کی دلیل ہیں۔ عہد خلفاء راشدین میں جب بھی مسئلہ در پیش ہوتا تو مشاورت کی ذریعے اس کا حل تلاش کیا جاتا مثلاً جیسے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت علیؑ کو خلیفہ بنانا چاہا تو انہوں نے کہا کہ تمہیں ایسا کرنے کا اختیار نہیں یہ تو اہل شوریٰ اور اہل بدر کے کرنے کا کام ہے جس کو وہ خلیفہ بنانا چاہیں وہی خلیفہ ہو گا۔[63]

دین اسلام میں نوجوان نسل کو ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ غزوات میں نوجوانوں سے مشاورت کی مثالیں یعنی غزوہ خندق ایک نوجوان حضرت سلمان فارسی کے مشورے پر کھودی گئی۔ حضرت علیؑ کے علم اور ذہانت کے باعث نبیؐ نے انہیں باب العلم قرار دیا۔ یعنی ہمیشہ نوجوان طبقہ کی رائے اور کوشش کی قدر کی گئی۔ اسی طرح اسلام نے خواتین کے حقوق اور حیثیت کو منوایا۔ عورت کو کوئی مقام حاصل نہ تھ اسلام نے ہی اولین عورت کے حقوق کا تعین کیا۔

نوجوان خواتین کے لیے ترقیاتی اقدامات اور اسلام:

حقیقی طور پر حقوق کی بات کی جائے تو عورتوں کو عزت کا درجہ دین اسلام نے دیا ہے عورتوں کو مختلف تہذیبوں میں باعزت مخلوق ہی نہیں مانا جاتا تھا لیکن اسلام نے عورت کو معاشی، معاشرتی و مذہبی ہر قسم کے حقوق دیئے ہیں عورت کو رحمت و برکت سے تعبیر کیا ہے عورت کو معاشی حقوق میں نفقہ، وراثت، مہر کے حقوق دیئے ہیں۔[64]

سورۃ نحل کی آیت 97 میں نیک مرد اور عورت کو بغیر کسی صنفی امتیاز کے نیک اعمال پر جزاو اعمال کا حکم دیا گیا ہے۔[65]

اسلام نے خواتین کی عزت کو ملحوظ رکھتے ہوئے معاشرتی حقوق کے حوالے سے نکاح، خلع کے حقوق دیئے ہیں۔[66]

اسلام نے عورت کی عزت کے لیے اسے نکاح کے بعد مہر کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔قرآن پاک میں سورۃ النساء میں ارشاد ہے کہ

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحْلَۃً [67]

قرآن پاک میں عورت کو تعلیم کا حق دیا ہے قرآن میں انعامات میں مرد وزن میں کوئی تفریق نہیں کی گئی۔بوقت ضرورت عورت معاشی امور میں مرد کا ہاتھ بٹا سکتی ہے مولانا مودودی اس بارے مین لکھتے ہیں کہ اسلامی حکومت میں عورت کو تعلیم سے محروم نہیں رکھا جائے گا مگر یہ نظام یقیناً آج کے مخلوط نظام کی طرح نہیں ہوگا اسلامی حدود کی پابندی ہوگی ہر شعبے میں عورتوں کی تعلیم کا انتظام ہوگا ضرورت پڑنے پڑ اسلامی حدود میں رہتے ہوئے عورت مرد کا کام میں ہاتھ بٹا سکتی ہے۔[68]

عورت کے حقوق کے حوالے سے تفہیم القرآن میں بیان کیا گیا ہے اسلام نے مختلف طریقوں سے عورت کی معاشی حالت کو بہتر بنایا ہے وراثت میں وہ باپ، شوہر، بیٹے سے حصہ لیتی ہے شوہر سے مہر حاصل کرتی ہے اپنا روپیہ پیسہ تجارت میں لگا کر منافع حاصل کر سکتی اس کا نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہوتا ہے اور اس پر کسی قسم کی معاشی ذمہ داری نہیں ہوتی۔[69] جبکہ اقوام متحدہ کی کانفرنسز کے زیر اثر عورت کی پر سکون زندگی میں تذلذل پیدا کر دیا ہے۔اقوام متحدہ نے خواتین کی ترقی کے نام پر جنسی حدود پامال کی ہیں۔آج مسلمان ملک خواتین کو مغربی طرز کا تحفظ دینے کی کوشش میں ان حدود و قیود کا خاتمہ کر چکے ہیں۔اگر صرف پاکستان میں ہی دیکھا جائے تو 2006ء میں "Protection of Women (Criminal Laws Amendment) Act, 2006" پاس کیا گیا جس میں اقدام زنا، مبادیات زنا، بوس وکنار کی سزائیں خواتین کے لیے منسوخ کر دی گئیں۔[70] اسی طرح آج کے جدید طرز حیات نے مسلمان ثقافت میں تبدیلی پیدا کر دی ہے۔بعض خواتین کے سر سے سکارف اتر چکا ہے اور جو اسے اختیار کیے ہوئے ہیں ان میں اکثریت بناوٹ اور خوبصورتی کے لیے اس کا استعمال کرتی ہیں۔بعض نوجوان منشیات کے عادی ہو چکے ہیں تو بعض عبادات روزہ و نماز سے دور ہیں۔محقق لائہیم اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ جدت کی آڑ میں مسلمان نوجوان درست طریق سے ہٹ چکے ہیں اور اس کے زیر اثر مسلمان معاشرہ مغربی تہذیب وثقافت کی غلامی اختیار کر رہا ہے۔[71] اس طرح ایسی صورتحال کے پیش نظر ہم دیکھتے ہیں اقوام متحدہ کے ترقیاتی اہداف میں عورت کی آزادی مرد کے شانہ بشانہ سماجی معاملات میں شرکت ہے اور اخلاقی حدود کی صورت میں بغاوت ہے۔ابوالحسن ندوی اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ مغربی دعوت و تحریک کے نتیجے میں عورتوں میں بے

پردگی، آزادی و بے حجابی کا رجحان پیدا ہو گیا ہے اور قدیم آداب و رسوم باپ یا شوہر کے اقتدار کے خلاف بغاوت کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔[72]

اسلام نے روزگار کے حصول کے لیے پاکیزہ طریقے سے رزق کمانے کا حکم دیا ہے۔

نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع اور اسلام:

اسلامی تناظر میں بات کی جائے تو اسلام رزق اللہ کی طرف سے ہے وہی کل کائنات کی ہر زی شے کا رازق ہے سورۃ ہود آیت 6 میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ رزق دینا اللہ کے ذمہ ہے۔[73]

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو رزق کی تلاش میں کوشش کرنے کا حکم دیا ہے کسب حلال کی تعلیم دی ہے۔ سورۃ جمعہ کی آیت 10 میں اس بابت میں ارشاد ہے کہ

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔[74]

یعنی کہ عبادت کے بعد ایک فریضہ رزق کی تلاش بھی ہے۔ کائنات کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے کہ وہ اپنی کوشش کے مطابق اس سے زریعہ معاش تلاش کرے۔ اسلام پاکیزہ طریقے سے رزق کی تلاش کا حکم دیتا ہے خرید و فروخت میں نقائص کو بھی واضح کرنے کا حکم دیتا ہے اسلام ماپ تول میں کمی کی سخت ممانعت کرتا ہے۔ قوم مدین پر عذاب الہیٰ کا سبب انکی رزق کے حصول میں ناجائز طریقے یعنی ناپ تول میں کمی کرنا تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے الاعراف کی آیت 56،57 میں بیان فرمایا ہے۔[75]

اقوام متحدہ کے اجلاس کے اعلامیوں میں روزگار کے حصول کی فراہمی پر زور دیا گیا ہے ریاست کو نوجوانوں کے لیے روزگار کی فراہمی یقینی بنانے کی پرزور حمایت کی گئی ہے۔ اسلام بھی نوجوانوں کو رزق کی تلاش میں نکلنے کا حکم دیتا ہے مگر ساتھ ساتھ رزق کے حصول کے اصول بھی بیان کرتا ہے۔ اسلامی احکامات کی روشنی میں حلال رزق کے حصول پر زور دیا گیا ہے۔ ناجائز طریقوں سے ایک دوسرے کے مال ہتھیانے کی ممانعت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ[76]

ماپ تول میں کمی کی ممانعت آئی ہے۔ قوم مدین پر عذاب ہی اس سبب سے تھا کہ وہ ماپ تول میں کمی کرتے تھے۔ ان احکامات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام رزق کمانے کا حکم دیتا ہے تو ساتھ ساتھ باعزت روزگار کے طریقے بھی واضح کرتا ہے

اور حلال رزق کی تلاش کا حکم دیتا ہے اور حلال رزق کو بھی اگر ناجائز طریقے سے حاصل کیا جائے تو اس کی ممانعت کرتا ہے

۔

غربت وافلاس کا خاتمہ اور اسلام:

اسلام غربت وافلاس کے خاتمے کے لیے محنت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ باہمی اخوت وایثار کے احکامات کا حکم دیتا ہے اسلام غربت کے خاتمے کے لیے زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے زکوۃ ہی وہ طرز ہے جس کی ادائیگی سے عہد فاروقی میں کوئی غریب ومفلس نہ تھا۔ یہاں تک کے غیر مسلم بزرگ جو جزیہ ادا نہ کر پاتے انہیں بیت المال سے وظیفے دیئے جاتے تھے۔[77]

غربت کے خاتمے کے لیے اسلام قید وبند میں اور مفلس لوگوں کو صدقات وخیرات کے لیے مال دینے کا بھی حکم دیتا ہے۔

سورۃ دھر میں نیکوکاروں کی نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ یتیموں مسکینوں کی دادرسی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا[78]

غربت وافلاس کا خاتمہ ایسے ہی ممکن نہیں کہ ریاستوں کو غربت کا خاتمہ کرنے کے لیے ملازمتیں رینے کی جانب ابھارا جائے یا ضرورت اشیاء کو کم قیمت فروخت کیا جائے بلکہ حقوق العباد کی ترویج غربت کو ختم کرنے کا سبب ہے جسے اسلام نے اخوت وبھائی چارے سے واضح کیا ہے۔ جس کے لیے زکوۃ، صدقات کا نظام متعارف کروایا ہے جسے لوگ اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہوئے انجام دیتے ہیں۔ لہذا ہم کہتے ہیں کہ اسلام کے اصول دائمی اثرات کے متحمل ہیں۔

منشیات کا خاتمہ اور اسلام:

اسلام منشیات کی حرمت کو بیان کرتا ہے اور ہر اس شے کو جو انسانی عقل پر پردہ ڈالے اس سے منع کیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔[79]

اسلام نے نوجوان نسل کو ان تمام احکامات سے آگاہ کیا ہے جو اس کی فلاح کا باعث ہیں اور ان تمام سے منع کیا ہے جو اس کے لیے تباہی اور بربادی کا باعث ہیں۔ اقوام متحدہ کی کانفرنسز میں منشیات کی آزادانہ خرید وفروخت پر تو پابندی لگائی گئی ہے مگر چھپ کر منشیات کے استعمال کی شرح پہلے سے کئی گنا زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اسلام نے منشیات کی حرمت کا حکم دینی فریضہ میں قرار دیا ہے اور اس کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ حالت نشہ مُس انسان اپنے حواس سے آشنا نہیں ہوتا۔ ایسی

حالت میں انسان کسی دوسرے کو نقصان پہنچا سکتا ہے، گالی بکتا ہے کسی کی عزت پامال کرتا ہے لہذا اسی لیے اسلام نے اس جڑ کا ہی سدباب کر دیا ہے جو سارے فساد کا باعث بنے۔ایک مسلمان کی جان مال دوسرے پر حرام ہے اور نشہ کی حالت میں انسان دوسرے کی جان مال کا تحفظ عمل میں نہیں لا سکتا ہے۔نشہ آپسی عداوت اور دشمنی کو ہوا دیتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي
الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ[80]

اس طرح نشہ میں مبتلا حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔اس لیے اسلام نے اس کی شدید حرمت کا حکم دیا ہے۔

مسلح تصادمات میں نوجوانوں کا تحفظ اور اسلام:

اسلام نے جنگ و جہاد کے جو اصول دیئے ہیں ان جیسی مثال نہیں ملتی۔اسلام تمام انسانوں کو مساوی حقوق دیتا ہے دوران جنگ بے گناہ افراد، بوڑھوں، عورتوں، بچوں پر زور بازو آزمانے سے منع کرتا ہے مغلوب ہو جانے والی قوم پر ظلم سے منع کرتا ہے ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے سورۃ المائدہ کی آیت 32 میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔[81]

اسلام میں اپنے دفاع میں اپنے جان، مال کی حفاظت میں جان دینا شہادت کے درجے میں آتا ہے۔اس حوالے سے نبیؐ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص اپنی جان، مال، دین یا گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔[82]

جبکہ اقوام متحدہ نے جنیوا کنونشن میں ان حقوق کا بیان کیا ہے جب سابقہ عالمی جنگیں انسانیت کو تباہ کر چکی ہیں۔جبکہ اسلام تو جنگی قیدیوں کے ساتھ بھی سلوک کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا سورۃ محمد آیت 4 میں ارشاد ہے کہ

اس کے بعد (قیدیوں) یا تو احسان سے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر یہاں تک کہ جنگ کا بازو ٹوٹ جائے۔[83]

اسی طرح اسلام نے جنسی برائیوں کی سخت مخالفت کی ہے اور انہیں حرام قرار دیا ہے۔تاکہ ایک معاشرے میں نوجوانوں کو باعزت اور سازگار ماحول مل سکے۔

جنسی بے راہ روی کا خاتمہ اور اسلام:

اسلام نے روز اول سے ہی بے حیائی اور برائی کا خاتمہ کیا ہے۔ نماز کو نوجوانوں کے لیے بے حیائی اور برائی سے دور رہنے کا ذریعہ بنایا۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ [84]

اسلام ایسی بیماریوں کے اسباب کا ہی قلع قمع کرتے ہوئے پاکیزہ طور سے نکاح کا حکم دیتا ہے۔ سورۃ مائدہ آیت 5 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ [85]

یعنی پاک دامن عورتوں کو مہر کے بعد حلال کیا گیا ہے اور بدکاری کی بجائے پاکیزہ طور سے نکاح کا حکم دیا گیا۔ اسلام نے بدکاری سے منع کیا ہے سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے کہ

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا۔ [86]

اسلام ایسے ہر کام سے منع کرتا ہے جس سے برائی اور نقصانات کا اندیشہ ہو۔ نبی اکرمؐ نے نوجوان نسل کو بد افعال و حرکات سے باز رکھنے کے لیے فرمایا کہ

اے نوجوانوں کی جماعت اگر تم میں کسی کو شادی کرنے کی قدرت ہو تو اسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ آنکھیں نیچی رکھنے اور بدکاری سے نجات کا ذریعہ ہے۔ [87]

آج جنسی بیماریوں کی بڑھتی ہوئی شرح نے اقوام متحدہ کی کانفرنسز میں اعلامیوں کا آغاز کیا ہے اور اس کے لیے اقوام متحدہ کی کانفرنسز نوجوان نسل کو نئے حیلے اور طریقے بتانے پر ابھار رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی بیجنگ کانفرنس 1995ء میں اور آبادی و ترقی کی کانفرس 1985ء میں نوجوان نسل کو محفوظ طریقہ ناجائز تعلقات کے طریقے بتائے گئے ہیں تاکہ بیماریاں روکی جا سکیں۔ جبکہ اس کے کوئی مثبت نتائج سامنے نہیں آئے اور معاملات سنگین صورت حال اختیار کر چکے ہیں۔

حاصل بحث:

اقوام متحدہ نے انسانی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت سی پالیسیز کا نفاذ کیا اور اس کے لیے ممبران ممالک حکومتوں سے تعاون اور معاونت کی قرار دادیں بھی پاس ہوئیں۔ مختلف ممالک نے اپنی ضروریات اور احتیاجات کے باعث ان پالیسیز کو اپنے ممالک میں عملی طور پر نافذ کیا۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ آج سالوں بعد جب مغرب اپنی تحقیق کے بعد کسی چیز کو درست یا غلط قرار دے رہا ہے اسلام نے وہ اصول وضوابط آج سے صدیوں پہلے بتا دیئے ہیں اور ان پر عمل کا حکم دیا ہے لہذا تمام اسلامی ممالک میں اولین اتباع اسلامی قانون وضوابط کی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اسلام کا ہر حکم ہر قسم کے منفی اثرات سے پاک ہے اور کسی خاص وقت اور مدت کے لیے نہیں تا قیامت کے لیے ہے۔ اسلامی اصول وضوابط کی پیروی سے ہی انسانیت کی فلاح وبقا ممکن ہے۔

اس حوالے سے ڈاکٹر داؤد اپنی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ

> Youth who have registered their names on the terrain of history, They spread the light of Islam to every corner of the world. They were successful because they adhered strictly to the moral principles of Islam. That explains why they were not misled by the glamour of materialism attached to the position of power which they occupied.[88]

اقوام متحدہ کے ترقیاتی اقدامات برائے نوجوانان میں یہ طرز بھی غالب ہے کہ ہر ترقی کو مادیت پرستی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تعلیم کا تعلق روزگار کے حصول سے جوڑا گیا ہے، روزگار کا تعلق غربت کے خاتمے سے لیا گیا ہے۔ اخلاقیات اور اقدار کا کوئی ماخذ موجود نہیں۔

آج ہماری نوجوان نسل کو اپنے افکار میں تازگی لانے کی ضرورت ہے آج نوجوان نسل کو معاشرے کے لیے ترقی کا سامان بننے کے لیے اپنی زندگی کے مقصد کو جاننے کی ضرورت ہے کہ اللہ نے انسان کو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا جو حکم دیا ہے اس تک معرفت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ آج مسلمان نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ یاس وناامیدی کو حاوی نہ ہونے دیں اور کامیابی کی امید کے ساتھ ایک مسلم نوجوان کا کردار نبھائیں۔ اللہ پاک نے عالم اسلام کو بے تحاشا انعام واکرام ، مادی وفکری (تیل ومعدنیات، علم و، معرفت) صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اور جب اسلام میں نوجوانوں نے اسلام کے لیے شجاعت وبہادری کی اعلی مثالیں قائم کیں حضرت ابو بکر صدیق نے اسلام کی سربلندی کے لیے بہت سی مشکلات پر قابو پایا

۔مانعین زکوۃ کے مسائل ہوں یا مرتدین یا پھر نبوت کے داعویدار اللہ اور رسولؐ کے احکامات پر چلتے ہوئے تمام پر فتح پائی۔ اس حوالے سے ندوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ خلفائے راشدین اور حضرت عمر بن عبد العزیز کے علاوہ بنو امیہ اور بنو عباسیہ کی خلافت میں خلفاء نے دنیاوی معاملات کو دنیا سے الگ کر دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مفتوحہ علاقے دوبارہ مغلوب قوموں کے قبضے میں چلے گئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اسلامی اقدار کو پس پشت ڈالا۔[89]

اسی طرح مسلمان نوجوانوں کے لیے ایک واضح راہ عمل ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لیے انسانیت کی فلاح کے لیے اپنی کوششیں صرف کریں اور ان اقدامات کی کھلی تردید کریں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روگردانی کا باعث بنیں ۔اقوام متحدہ نے نوجوانوں کے لیے ترقی کے جو ھدف قائم کیے ہیں ان میں خاص تہذیب اور ثقافت کا کا پابند بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔اسے ترقی اور خوشحالی کی ضمانت کہا جاتا ہے۔نوجوان نسل کو چاہیے کہ برائی کو روک کر ظلم و ناانصافی کے خلاف آواز بلند کریں اور غفلت میں پڑے اور طاقت کے نشے میں مدہوش لوگوں کو راہ راست پر لانے میں اپنا کردار ادا کریں۔کیونکہ اسلام مدد کا حکم دیتا ہے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔مظلوم کی مدد تو اسے ظلم سے بچا کر کی جاسکتی ہے اسی طرح ظالم کی مدد اسے ظلم سے روک کر اور غضب اللہ سے بچا کر کی جاسکتی ہے۔ایسا نوجوان جو اپنے دین، کردار و اخلاق کی حفاظت کے ساتھ غلط حرکات اور فسق وفجور سے باز رہتا ہے وہی مرد مومن جو دوسروں کے لیے مشعل راہ اور دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوگا۔آج اقوام متحدہ کی کانفرنسز کے اثرات مسلمان ممالک پر بھی شروع ہو چکے ہیں۔آج اس حوالے سے متعلقہ تنظیموں، حکومتوں اور انفرادی طور پر نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کے مسائل کے خاتمے کے لیے اسلامی تعلیمات کو روشناس کروائیں۔[90] لیکن مقصد اقوام متحدہ کے ان نکات کو ھدف بنانا نہیں ہے ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اسلام نے ان نکات کے حوالے سے جو تعلیمات دی ہیں ہمیں انہیں اپنا دینی اور دنیاوی فریضہ مانتے ہوئے ماننا یا اس سے انکار کرنا ہے۔اقوام متحدہ کی کسی بھی پالیسی پر عملدرآمد ہمارا ھدف نہیں بلکہ ان معاملات میں مثبت نتائج ہمارا ھدف ہونا چاہیے۔لہذا امت مسلمہ کو سورۃ آل عمران کی آیت 103 کی روشنی میں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی ضرورت ہے ۔تاکہ نوجوان نسل کی فلاح و ترقی ممکن ہوسکے۔اور آنے والی نسلیں اپنی اقدار محفوظ بنا سکیں۔

حوالہ جات و حواشی (Refences)

[1]Ahmad Bin Hanbil, Musnad, MaktabaRahmania , Little Star Printers, Vol 8, P 151, Hadith 17371

[2]United Nations Charter of Human Rights, Retrieved on 2/2/2020, https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/

[3] Dye, Thomas R, Understanding Public Policy, Englewood Cliffs Prentice Hall Publications , 1972,p3

[4]Cambridge Advance Learner Dictionary, Cambridge university Press Publications New Yok , 2008

[5] United Nations Department of Economic and Social affairs, Formulations of national Youth policies, Retrieved on 30/3.2020, https://www.un.org/development/desa/youth/what-we-do/what-can-you-do/formulate-national-youth-policies.html

[6] United Nations Department of Economic and Social Affairs, World Programme Action for Youth, 2010, p 10

[7] United Nations Department of Economic and Social Affairs, International Youth day 12 August 2019, Retrieved on 2/2/2020,https://www.un.org/development/desa/youth/wp-content/uploads/sites/21/2019/08/WYP2019_10-Key-Messages_GZ_8AUG19.pdf

[8] Universal Declaration of Human rights, General Assembly resolution 217 A (III) of 10 December 1948, p 2 ,Retrieved on 16/2/2020, http://wwda.org.au/wp-content/uploads/2013/12/undechr1.pdf

[9]Mexico Conference Report 1975 Litho in United Nations , UNESCO United Nations Publications, New York ,1976, p42, Retrieved on 2/2/2019, https://www.un.org/womenwatch/daw/beijing/otherconferences/Mexico/Mexico%20conference%20report%20optimized.pdf

[10]Report of the World Conference in Copenhagen 1980, United Nations Publications New York, 1981, p 311, Retrieved on 2/3/2019, http://www.un.org/womenwatch.daw/beinjing/otherconference/copehagen /copenhagen%20ull%20optimize.

[11]United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization Education Conferences, Retrieved on 3/3/2019, http://www.unesco.org/new/en/world-conference-on-ecce/unesco-education-conferences/

[12] Sustainable Development Goals 2030,Goal 4, UN Educational, Scientific and Cultural Organization publications, Retrieved on 21/2/2019, https://www.un.org/sustainabledevelopment/education/

[13]Colin N. Power, 50 Years of Education , UNESCO , 1997, p 17

[14] Hubler,Freidrich, International Educational Statistics: Disparity Between Male and Female Literacy Rate, Retrieved on 22/2/2020, https://huebler.blogspot.com/2008/05/literacy.html

[15] Adele Wood , Facts about European NGOs Active in International Development , France, Publications ii Rue Andre Pascal , 2000, p 25

[16] Global Education Monitoring Report, Meeting Commitments Are Countries on Track to Achieve SDG4, UNESCO, 2019, p 4-6

[17] United Nation General Assembly Resolution A/RES/58/131,Cooperative in Social Development, 2004, p2, Retrieved on3/3/2019, https://undocs.org/en/A/RES/58/131

[18] Youth Participation , United Nation Publication , Retrieved on 2/2/2020, https://www.un.org/esa/socdev /documents/youth/fact-sheets/youth-participation.pdf

[19]Report of the World Conference in Copenhagen 1980, United Nation Publications New York, 1981, p 311, Retrieved on 2/3/2019,http://www.un.org/womenwatch.daw/beinjing/otherconference/copehagen /Copenhagen%20ull%20optimize.

[20] Report of the World Conference to Review and Appraise the Achievement of the United Nation Decade for Women: Equality , Peace and Development , Nairobi 15-29 July 1985, United Nation Publications New York 1986, p 311, retrieved on 16/2/2020, https://digitallibrary.un.org/record/113822?ln=en

[21] Yan Thomas , The Division of the Sexes in a Roman Law in a History of Women from Ancient Goddesses to Christian Saints , Harvard University Press, 1991, p 134

[22] Commission on the Status of Women , United Nations ECOSOC Resolution 11(II) of 21 June 1946,p 525,526 retrieved on 16/2/2020, https://undocs.org/en/E/RES/11(II),

[23] International Labor Organization (ILO), World Employment and Social Outlook:Trends for Women 2018: Global Snapshot (Geneva, 2018). Available at: http://www.ilo.org/wcmsp5/groups/public/-reports/docoments/ publication/wcms_619577.pdf

[24] Report of the Fourth World Conference on Women Beijing, 4-15 September 1995,United nations publications New York 1996, p 31,33,Retrieved on 3/3/2019, http://www.ohchr.org/EN/pages/welcomepage.aspx.

[25] Paula MacDonald, Women in Representatives in Local Government International Case Studies, Routledge Research in Comparative Politics, 2011, p 31-33

[26] Augusto Lopiz Claros, Women Empowerment : Measuring the Global Gender Gap, World Economic Forum , 2005, p73

[27] Grant Thornton, Women in Business Report: Building a Blueprint for Action, 2019, p5

[28] World Conference on Human Rights, Vienna 14-25, June 1993, A/CONF.157/24(part 1)13 October 1993, United Nation Publications, p 30-47, Retrieved on3/3/2019, http://www.un.org/popin/icpd/conference/offeng/poa.html

[29] Number of Young Unemployed People Worldwide Until 2019, Statista Research Department, Retrieved on 2/2/2020, https://www.statista.com/statistics/279823/number-of-young-unemployed-people-worldwide/

[30] Report of the Mexico World Conference 1975, United Nations Publications, New York, 1976, Retrieved on 2/2/2020,

http://www.un5wwc.org.index.html.=/conference/?%201976.Econ.64 6/34

[31]Report of the United Nations World Conference Nar Pal Plata, 14-25 March 1977, United Nations Publications Sales no 77.11.a.12, Retrieved on 2/2/2020,http://www.un.org/womenwatch/daw/Beijing/otherconferen ce/html

[32]Report of the Fourth World Conference on Women Beijing, 4-15 September 1995,United Nations Publications , New York, 1996,p 38-39,http://www.ohchr.org/EN/pages/welcomepage.aspx

[33] Health for the World's Adolescents A Second Chance in the Second Decade,WHO, Retrieved on 2/2/2020, http://apps.who.int/adolescent/second-decade/files/1612_MNCAH_HWA_Executive_Summary.pdf

[34]World Health Statistics Overview2019,Monitring Health for the Sustainable Development Goals, WHO,2019, p 12-28, https://apps.who.int/iris/bitstream/handle/10665/311696/WHO-DAD-2019.1-eng.pdf

[35] Report of the World Conference to Review and Appraise the Achievement of the United Nations Decade for Women: Equality, Peace and Development , Nairobi,15-29 July 1985, United Nations Publications, New York , 1986,Retrieved on 2/2/2020, http;//www.unstats,un.org.unsd/demographic/products/world/women/WW1990.pdf

[36] Global Jobs Pact Policy Briefs, International Labor Orgnization,2014, Retrieved 2/2/2020,from https://www.ilo.org/wcmsp5/groups/public/---dgreports/integration/documents/ publication/ wcms_146811.pdf

[37] Young People are Far More Likely to be in Working Poverty, International Labor Organization , Retrieved on 2/2/2020, https://ilostat.ilo.org/2019/10/16/young-people-are-far-more-likely-to-be-in-working-poverty/

[38] Kristofer Hamel, More than 100 million young adults are still living in extreme poverty,17/10/2019,Retrieved on

3/2/2020,https://www.brookings.edu/blog/future-development/2019/10/17/more-than-100-million-young-adults-are-still-living-in-extreme-poverty/

[39]Report of theWorld Conference in Copenhagen 1980,United nations Publications , General Assembly resolution 3520(XXX) of the 15 Dec 1975, Retrieved on 2/2/2020,http://www.un.org/womenwatech/daw/Beijing/other conference/Copenhagen/Copenhagen%20Full%optimise

[40] Global status report on alcohol and health 2014،WHO, 2014, Retrieved on 2/2/2020,https://apps.who.int/iris/bitstream/handle/10665/112736/978924069276eng.pdf;jsessionid=37C22617697725A6514E7A27982AD67F?sequence=1

[41] Jonathan Shedler and Jack Block, "Adolescent Drug use and psychological health: a longitudinal inquiry", American Psychologist, vol. 45, No. 5 (1990), pp. 612–630

[42] WHO, Fact Sheet on Adolescent health, 2015,retrieved on 2/2/2020,http://www.euro.who.int/en/home

[43]Report of the Sectary general envoys on youth, Youth Stats Substance Abuses, Retrieved on 3/2/2020, https://www.un.org/youthenvoy/wp-content/uploads/2015/06/YouthStatssubstabceabuse.pdf

[44] World Drug report 2019, Retrieved 2/2/2020,from https://www.unodc.org/unodc/en/frontpage/ 2019/June /world-drug-report-2019-35-million-people-worldwide-suffer-from-drug-use-disorders-while-only-1-in-7-people-receive-treatment.html

[45] Oliver Ramsbotham, Hugh Miall , Contemporary conflict resolution , policy publication Cambridge UK,2011,p85

[46] World Conference on Human rights Vienna 14-25 June 1993, A/CONF.157/24(part 1)13 october 19993, United nation publications p 30,47, Retrieved 3/3/2019,from http://www.un.org/popin/icpd/conference/offeng/poa.html

[47] HIV/ AIDS factsheet, Department of Economic and Social Affairs Youth United nations, Retrieved

2/2/2020,fromhttps://www.un.org/development/desa/youth/hiv-aids-factsheet.html

[48] School health and youth health promotion: facts2019, Retrieved 2/2/2020, from https://www.who. int/school_youth_health/facts/en/

[49]Sexual Transmitted infection (STIs) factsheet no 111/2013,published by WHO, Retrieved 2/2/2020,fromwww.who.int/media/center/factsheet/fs110/en/

[50] Global HIV & AIDS statistics 2019 fact sheet, Published by UNAIDs,2019, p 1,2 https://www.unaids.org/sites/default/files/media_asset/UNAIDS_FactSheet_en.pdf

[51] Khurshid Ahmad,IslamiNazriya e Hayat,Shoba e Tasnif o Talif o Tarjumah, Karachi,1986,p433

[52]AzZumar 30:09

[53]AlBaqrah 2:31

[54]Laeheem, K.andBaka, D,A study of the Thai Muslim youth's way of life to maintaining peace in the
three southern border provinces of Thailand. Songklanakarin Journal of Social Sciences and Humanities,2010,
16(6), 973-988

[55] International Technical Guidance on Sexuality Education , Sustainable Development, United Nation Educational and Scientific and cultural organizations publications ,2018,p 34-36

[56] World Conference against Racism , Racial Discrimination , Xenophobia and Related Intolerance , Declaration and Program of action , Published by Uited nation department of public information New York,2002, p 79-81

[57] Dawood Adesola ,Hamza, Muslim Youth and Challenges of Development in the Globalized

World, Journal of Education and Practice,vol8,No30,2017,p101-115

[58] Al Ana'm 6:152

[59] Al Imran 3:103

[60] Al Baqarah 2:103

[61] Al Anfal8:46

[62] Al Hujurat49:06

[63]IbnQutaybaAbū Muhammad Abd-Allāhibn Muslim,Al-Imamawa al-Siyasa,Matiba' alFutuh, Egypt, 1331 h,vol 1,p 41

[64] Al Nisa 4:3,7,11

[65]Al Nahl16:97

[66]Al Baqarah 2:229

[67] Al Nisa4:4

[68] Maududi, Abu al 'Ala, Muslim Khawatin key Islam seMutalibat,Islamic Publications Limited, Lahore, p 24,25

[69]Maududi, Abu al 'Ala,Tafhimul Quran, Islamic Publications, Lahore 2001,vol 1, p 430

[70] The Gazette of Pakistan,Protection of Women (Criminal Laws Amendment) Act, 2006, Retrieved 3/3/2020,fromhttp://www.pakistani.org/pakistan/judgments/2010/fsc_wpb.pdf, 2007,p 2-7

[71]Laeheem, K.andBaka, D,A study of the Thai Muslim youth's way of life to maintaining peace in the
three southern border provinces of ThailandSongklanakarin, Journal of Social Sciences and Humanities,2010,
16(6), 973-988

[72]Nadvi,Abu al Hasan,Muslim MumalikmeinIslamiyataurMagribiyatkiKashmakash, Dar ul Islam publishers, Lahore, 2001,p35

[73]Hud 11:6

[74] Al Jumu'ah62:10

[75] Al A'raf7:56,57

[76] Al Baqarah 2:188

[77]Al-Balādhurī, AḥmadibnYaḥyā,Abi Hassan , Futūh al-Buldān,Matba' Dar ulKutubulIlmiyah, Beirut, Lebanon,p460

[78]Dahar 76:8

[79] Al Maidah 5:90

[80] Al Maidah5:91

[81] Al Maidah 5:33

[82] Imam Timazi,Eassa Muhammad bin Eassa , JamiyaTirmazi,AbwabulDiyatannRasool SAW: BaabmaaJaafimanquteladoonamalehifahowaShaheed(أَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)
Hadith 1420,Matba Bairootul Islam ,2010,

[83] Muhammad 47:4

[84] Al 'Ankabut 29:45

[85] Al Maidah5:5

[86]Al Isra 17:32

[87] Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Jami Al Sahih, Kitab un Nikah, Hadith 5065, Nashr o Isha't AlIhsan Foundation Islamabad,2006

[88] DawoodAdesolaHamza, Muslim Youth and Challenges of Development in the Globalized World, Journal of Education and Practice,vol8,No30,2017,p101-115

[89]NadviAbulHasan Ali, Islam and the world, Sh Muhammad Ashraf, Lahore, Pakistan, 1982, p. 70.

[90]Laeheem, K.Baka, D, Conditions and Problems in the Promotion of Youth's Behaviors in Accordance with the Islamic Way of Life by Muslim Leaders of Ban Sarong, Khao Tum Sub-district, Yarang District, Pattani Province,Asian social Sciences journal by Canadian Center of science and education,2014, 10(17)p 85-92